تو اس کا عہد بھی ختم ہو گیا ۔ یہ کسی صدرِ مملکت یا وزیر کا قصہ نہیں ہے کہ اس کے پانچ یا دس سال کے دورِ حکومت میں کیا ہوا ۔ اہلِ فکر و نظر اور اربابِ دعوت و تحریک کا اصل دور تو اُن کی حیاتِ جسدی ختم ہونے سے شروع ہوتا ہے ۔ مولینا مودودی مغفور کا دور اُس وقت تک رہے گا جب تک اُن کے طرزِ فکر، اُن کے اندازِ دعوت، اُن کی اصطلاحات اور اُن کی خاص تراکیب و تشبیہات اور اُن کے اسلوبِ تحریک کو لے کر چلنے والے لوگ اُٹھتے رہیں گے ۔ یوں بھی جب بات "میری نظر میں" کی ہو، تو مولینا مودودی کی زندگی کے دور کو بھی بیان کرنے کے لیے اُن کے پورے ماحول، معاصر تحریکوں اور نظریاتی حریفانہ کام کرنے والی شخصیتوں اور سیاسی حکومتوں اور قیادتوں کا تحقیقی جائزہ لینا بھی ضروری ہو جاتا ہے ۔ یہاں تو بات اس حد تک محدود ہے کہ "مولینا مودودی" ـــــ "میری نظر میں" (یا میرا مطالعہ و مشاہدہ) اور آگے بڑھتا ہو تو "مولینا مودودی اور اُن کی دعوت اور تحریک"۔

سوانحی کتابوں میں جن کا مقصود شخصیت کا جائزہ یا کردار کا مطالعہ ہو، کتابوں اور تقریروں کے اقتباسات کا عنصر زیادہ نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ سب کچھ تو مطبوعہ موجود ہے ۔ مشاہدات زیادہ ہونے چاہئیں یا ایسے واقعات کا تذکرہ جو ریکارڈ پر نہیں ہیں یا پوری طرح نہیں ہیں ۔ آج کل کتابوں کی ضخامت کا بڑھ جانا ایک مسئلہ ہے ۔

تحریکِ پاکستان

از پروفیسر محمد خلیل اللہ، اُردو کالج کراچی
ناشر: شعبۂ تالیف و ترجمہ وفاقی گورنمنٹ اُردو کالج ۔ کراچی
صفحات: ۵۹۰ ۔ ٹائیٹل آرٹ کارڈ
قیمت: -/۵۰ روپے

تحریکِ پاکستان اور نظریۂ پاکستان کو سمجھنے کی ضرورت اُس کشمکش کی وجہ سے بڑھ گئی ہے جو دینی عناصر کے خلاف سیکولر، مغرب پرست اور سوشلسٹ عناصر نے شروع کر رکھی تھی، خصوصاً پاکستان کے ایک حصے کے انقطاع، ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۷ء کی فسطائیت اور تحریکِ نظامِ مصطفیٰ ۱۹۷۷ء کے اُبھار کے واقعات نے اہلِ نظر کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ نئی نسلوں کو پاکستان کی معنویت اور اساس اور اُس کے پس منظر کا شعور دلائیں ۔

ادھر چند برس کے عرصے میں پاکستان اور نظریۂ پاکستان پر بہت سی کتابیں شائع ہوئی ہیں جن میں سے بعض کی نوعیت تحقیقی ہے، بعض درسی ضرورت سے لکھی ہیں، بعض عام مطالعے کے لیے ہیں ـــ